رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھے جائیں

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھے جائیں

(فرمودہ ۲۶ ؍جولائی ۱۹۴۹ء۔ بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

''رمضان کا مہینہ جو خدا تعالیٰ کی بہت بڑی برکات کے حصول کا ایک ذریعہ تھا آیا اور گذر گیا اِس مہینہ میں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اُنہوں نے دعاؤں اور شب بیداری اور نوافل کے ذریعہ اُس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق خدا تعالیٰ کا فیضان حاصل کیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا سبق جو رمضان سے ہمیں حاصل ہوتا ہے اور جس کی طرف اِس زمانہ میں بہت کم توجہ کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ رمضان ہمیں اِس طرف توجہ دلاتا ہے کہ مؤمن کو اپنی روحانیت کی تکمیل کے لئے دوسرے ایام میں بھی روزے رکھنے چاہئیں۔ مگر ہوتا کیا ہے؟ رمضان آتا ہے تو لوگ روزے رکھنے شروع کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ اتنا تعہد کرتے ہیں کہ مسافر اور مریض بھی روزے رکھتے ہیں اور یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی ایسی توجیہہ تلاش کی جائے جس کی وجہ سے باوجود بیمار اور مسافر ہونے کے روزہ رکھ لیا جائے۔ لیکن جب رمضان گذر جاتا ہے تو وہ روزوں کو اس طرح بھول جاتے ہیں کہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں اُنہیں کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ وہ تھوڑے بہت روزے رکھ لیا کریں حالانکہ اگر غور سے کام لیا جائے تو اسلام نے جس قدر عبادتیں مقرر کی ہیں وہ کسی معین وقت کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہیں اور سال کے ہر حصہ میں اُن پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ سب سے بڑی عبادتیں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہیں۔ ان چاروں کو دیکھ لو اِن کے لئے معین وقت نہیں بلکہ یہ سارے سال میں پھیلا دی گئی ہیں۔ نماز تو سارا سال ہی پڑھی جاتی ہے اس کے علاوہ سال میں

دو دفعہ عید کی نماز رکھی گئی ہے اور پھر روزانہ فرضی نمازوں کے علاوہ دوسرے نوافل بھی ہوتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقت کے بعد مؤمن کے لئے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا ضروری ہوتا ہے تا کہ اس کی روح تازہ ہوتی رہے۔ اسی طرح حج ہے حج بیشک سال میں ایک دفعہ مقرر کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے عمرہ لگا دیا ہے جو سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ گویا عمرہ کے ذریعہ حج کے فائدہ کو عام کر دیا گیا ہے اور اِس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مؤمنوں کو حج کے علاوہ عمرہ بھی کرنا چاہیے تا کہ حج کے جو فوائد ہیں اُنہیں زیادہ سے زیادہ حاصل کیا جاسکے۔ اِسی طرح زکوٰۃ اگرچہ سال میں ایک دفعہ مقرر ہے لیکن صدقہ تو ایک دفعہ نہیں جب بھی کوئی محتاج یا بیکس نظر آئے مؤمن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس کی مدد کرے۔ یہ نہیں کہ جب وہ کسی محتاج و بیکس کو دیکھے تو کہہ دے کہ سال گذرے گا تو زکوٰۃ دے دوں گا اگر وہ اس طرح کرتا ہے تو وہ مجرم ہے کیونکہ زکوٰۃ دینے سے اُس نے تسلیم کرلیا ہے کہ صدقہ دینا ضروری چیز ہے۔ اس کے بعد اگر وہ صدقہ نہیں دیتا، غریبوں اور بیکسوں کی مدد نہیں کرتا تو وہ اقراری مجرم ہے۔ جب اُس نے مان لیا ہے کہ غریب کی مدد کرنا فرض ہے تو پھر وہ اس پر کیوں عمل نہیں کرتا۔ پس گو زکوٰۃ سال میں ایک دفعہ مقرر ہے مگر صدقہ کو جاری کر کے خدا تعالیٰ نے اس کو سارے سال میں پھیلا دیا ہے۔ اسی طرح حج کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے عمرہ رکھ دیا ہے تا کہ اس کے فوائد ہمیشہ حاصل کئے جائیں۔

غرض روزانہ پانچ وقت کی نماز کے ساتھ نوافل لگا کر، سال میں ایک دفعہ دی جانے والی زکوٰۃ کے ساتھ صدقہ لگا کر اور حج کے ساتھ عمرہ لگا کر خدا تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان عبادتوں کے لئے وقت کا معین کرنا صرف بطور مشق کے ہے اور مؤمن کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں بھی ایسا کرتا رہے۔ اِسی طرح رمضان بھی یہ بتانے کے لئے آتا ہے کہ سال کے باقی ایام میں بھی روزے رکھا کرو۔ تعین وقت اصلی نہیں بلکہ صرف مؤمن کو باقی ایام میں ایسا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہے۔ گویا رمضان کا مہینہ مؤمن کے لئے روحانی ٹریننگ کا زمانہ ہے اور اس میں جس غرض کے لئے مشق کرائی جاتی ہے اگر وہ پوری نہ ہو تو پھر اس کا فائدہ ہی کیا؟ سپاہی کو پریڈ، گولی چلانا، چوری چھپے لیٹ کر، گھٹنے کے بل بیٹھ کر دشمن

پر گولی چلانا اور دوسرے فنونِ حرب کی اس لئے مشق کرائی جاتی ہے کہ سیکھنے کے بعد وہ وقت آنے پر قوم اور وطن کی خدمت کرسکے اور دشمن کا مقابلہ کرے۔ لیکن اگر ٹریننگ کے بعد وہ یہ کہہ دے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو ادا کر دیا ہے اور وقت آنے پر اپنی قوم اور وطن کی حفاظت کے لئے دشمن سے لڑائی نہ کرے تو اُس کی ٹریننگ کا کیا فائدہ۔

غرض رمضان آتا ہی اِس لئے ہے کہ وہ مؤمن کو سال کے دوسرے دنوں میں بھی روزے رکھنے کی عادت ڈالے۔ جیسے زکوٰۃ کو سال میں گو ایک دفعہ رکھا گیا ہے مگر اِس لئے کہ باقی ایام میں صدقہ دینے کی انسان کو عادت ڈالے۔ اسی طرح حج کو سال میں ایک دفعہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا قومی اجتماعوں میں لوگوں کو جمع ہونے کی عادت ہو۔ اب اگر کوئی کہتا ہے کہ حج کے بعد کسی میٹنگ، کسی جلسے اور کسی شوریٰ کی ضرورت نہیں تو اسے کون عقلمند کہے گا۔ ہم اسے یہی کہیں گے کہ حج سال میں ایک دفعہ مقرر کرنے کی حکمت یہی تھی کہ مسلمانوں کو قومی اجتماعوں کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر کوئی زکوٰۃ دینے کے بعد یہ سمجھتا ہے کہ صدقہ کی کیا ضرورت ہے تو ہم اسے کہیں گے کہ زکوٰۃ مقرر ہی اِس لئے کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے غریب اور بے کس بھائیوں کی مدد کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ غرض یہ سب کام ایسے ہیں جو مؤمن کو اُس فرض کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو اُس پر عائد کیا گیا ہے۔ صحابہؓ میں ان کاموں کے لئے ایک خاص تعہد اور جوش پایا جاتا تھا۔ وہ رمضان کے بعد وقتاً فوقتاً نفلی روزے بھی رکھا کرتے تھے۔ لیکن میں اپنی جماعت کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ گو وہ زکوٰۃ دینے میں کمزور ہیں لیکن پھر بھی چندے دینے اور صدقہ کرنے کی ان میں کچھ نہ کچھ عادت پائی جاتی ہے۔ اِسی طرح گو ان میں سے بعض نمازوں میں کمزور ہیں لیکن پھر بھی نوافل کی طرف کچھ نہ کچھ توجہ پائی جاتی ہے۔ حج کی طرف اگرچہ وہ پوری توجہ نہیں دیتے لیکن قومی اجتماعوں میں حصہ لینے کی اِن میں ایک حد تک عادت ہے مگر روزوں کی طرف بہت کم توجہ پائی جاتی ہے۔ بہت کم ایسے احمدی ہیں جو نفلی روزے رکھنے کے عادی ہیں۔

احادیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں میں نے روزانہ روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا روزانہ روزے رکھنا

درست نہیں ۔ میں نے کہا یَارَسُوْلَ اللّٰہ! آپ نے بتایا ہے کہ روزے کسرِ نفسی کے لئے ضروری ہیں اس لئے میں بھی روزانہ روزے رکھتا ہوں ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ روزے رکھنے کی وجہ سے بجائے اِس کے کہ عبادت نفس کو مارے، نفس عبادت کو ماردیتا ہے ۔ اگر کوئی شخص روزانہ روزے رکھے گا تو ایک دن ایسا آئے گا جب اُس کا نفس کہے گا مجھ سے ایسی عبادت نہیں کی جاتی ۔ پس اتنی زیادہ عبادتیں بھی درست نہیں کہ بجائے اِس کے کہ عبادت انسانی نفس کو مارے نفس عبادت کو ماردے ۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہ! میں مہینہ میں ایک روزہ چھوڑ دیا کروں گا ۔ آپ نے فرمایا ایک دن بہت کم ہے ۔ میں نے کہا اچھا دو دن چھوڑ دیا کروں گا ۔ آپ نے فرمایا دو دن بھی بہت کم ہیں ۔ میں نے کہا اچھا میں تین دن چھوڑ دیا کروں گا آپ نے فرمایا یہ بھی بہت کم ہیں ۔ اگر تم نے روزے رکھنے ہی ہیں تو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ لو ۔ میں نے عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہ! حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے تھے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھ لیا کرتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیا کرتے تھے ۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں میں نے اُس وقت یہ سمجھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روزوں سے محروم کر دیا ہے لیکن اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور مجھ میں اِتنی طاقت نہیں رہی کہ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھ سکوں ۔ اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ کی ہوتی تو میں روزے رکھنا چھوڑ دیتا ۔ اب چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات ہو چکی ہے اِس لئے روزے رکھنے پر مجبور ہوں لیکن نفس میں روزے رکھنے کی طاقت باقی نہیں رہی ۔[1]

پھر صحابہؓ میں اس کے متعلق اتنا غلّو پایا جاتا تھا کہ ایک دفعہ الٰہی منشاء کے ماتحت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے شروع کئے یعنی افطاری کے وقت تھوڑی بہت چیز کھا کر روزہ کھول دیتے لیکن سحری کے وقت کچھ نہ کھاتے ۔ صحابہؓ نے بھی آپ کی نقل میں یہ روزے رکھنے شروع کئے ۔ آپ نے صحابہؓ کو منع کیا اور فرمایا میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا اَور معاملہ ہے، وہ مجھے خود کھلاتا پلاتا ہے تمہارے ساتھ اس کا وہ معاملہ نہیں ۔[2] غرض صحابہؓ میں یہ رنگ پایا جاتا تھا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کام کی نقل کرنے کی کوشش کرتے تھے

لیکن احمدیوں میں یہ بات بہت کم پائی جاتی ہے۔ میں نے احمدیوں میں صرف پانچ سات آدمی ایسے دیکھے ہیں جو نفلی روزے رکھنے کے عادی ہیں۔

پس چاہئے کہ مہینہ میں ایک، دو، تین یا چار جتنے روزے بھی رکھے جاسکیں، رکھے جائیں۔ اِس سے دو فائدے ہوتے ہیں ایک تو روزے رکھنے والے کو ثواب ملتا ہے اور دوسرے اَور لوگوں میں بھی روزے رکھنے کی تحریک ہوتی ہے۔ روزہ رکھنے والا جب اپنے دوستوں سے ملے گا اور وہ اُسے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کریں گے تو وہ یہ کہہ کر کہ میرا روزہ ہے انکار کردے گا، اِس سے اُنہیں بھی روزے رکھنے کی تحریک ہوگی۔

غرض رمضان کا مہینہ درحقیقت مؤمن کے لئے ٹریننگ کا زمانہ ہے اور یہ اس لئے آتا ہے تا اِس میں مشق کرنے کے بعد اِس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ اِس لئے نہیں آتا کہ اِس کے گزر جانے کے بعد انسان بیٹھ جائے اور سمجھ لے کہ اس نے جو کچھ کرنا تھا وہ کرلیا۔ رمضان کی برکات بے شک بہت زیادہ ہیں لیکن یہ آتا اِسی لئے ہے تا ہمیں دوسرے دنوں میں بھی روزے رکھنے کی عادت ڈالے اور اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں اور ہم مذہبوں کے لئے روحانی ترقیات کے حصول اور درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرنے کی عادت ڈالے۔ پس احباب کو رمضان المبارک سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دوسرے ایام میں بھی نفلی روزے رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (الفضل ۱۳؍اپریل ۱۹۶۰ء)

۱؎ بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم

۲؎ بخاری کتاب الصوم باب الوصال